زِندگی کا کلام

حوالہ: عبرانیوں 5:13 آیت

''زَر کی دوستی سے خالی رہو اور جو تمہارے پاس ہے اُسی پر قناعت کرو کیونکہ اُس نے
خود فرمایا ہے کہ مَیں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہوں گا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔''

جب ہم اپنی گفتگو میں اپنی قسمت اور برکات کا موازنہ اپنے اِرد گرد کے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں تو ہم ممنوع کاموں کو کرنے کے جال میں بڑی آسانی سے پھنس جاتے ہیں۔ باڑھ کے اُوپر دیکھتے ہوئے سوچ لینا بہت آسان ہے کہ وہاں ہریالی ہی ہریالی (ظاہری شان و شوکت) ہے اور لاشعوری طور پر ہم جلد ہی اپنی قسمت کا شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ اس سے مجھے ایک پرانی کہاوت یاد آتی ہے:

''مَیں شکایت کرتا رہتا تھا کہ میرے پاس جُوتے نہیں جب تک مَیں نے اس شخص کو نہیں دیکھا تھا جس کے پاؤں ہی نہیں تھے۔''

بلاشبہ اس کی ٹھوس تفہیم یہ ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے اسے لکھا تھا وہ پھر اس پر ہی قانع ہو گیا ہو گا جو کچھ کہ اس کے پاس تھا۔

ہماری زِندگی کے ہر پہلو میں خواہ وہ فطری ہو یا رُوحانی، قناعت بہت بڑی برکت (نعمت) ہے۔ یہ خارجی طور پر نظر آتی ہے۔ جو لوگ اپنی قسمت پر قانع ہوتے ہیں ہمیشہ نسبتاً خوش نظر آتے ہیں اور اپنی زِندگی سے مسرور ہوتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ پیش آنے والے معمولی واقعات کا ذِکر کرتے ہوئے ان کو بہت خوشی ہوتی ہے۔عموماً وہ خُدا کی عطا کردہ برکات کے لئے خُداوند کا شُکر ادا کرتے ہیں اور اس سے محبت کرتے نظر آتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ اپنے یہوواہ یری کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ یوں جو کچھ وہ منہ سے بولتے ہیں وہ دِل کی افراط کے سبب ہوتا ہے۔

دوسرے لوگ جو قناعت کے جوہر سے محروم ہوتے ہیں وہ دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرنے کے سبب جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ اگلا خطرناک اقدام حرص (لالچ) کے ساتھ موازنہ کرنے کا ہے۔ اس طرح ہم دس احکام میں سے ایک حُکم کو توڑتے ہیں۔

ایک بار جب ہم احکام کی تعمیل نہیں کرتے تو خُداوند کے ساتھ ہمارا رابطہ منقطع ہو جاتا ہے اور یوں حسد کا جذبہ ہم پر غالب آ جاتا ہے۔ یوں جلد ہی ہماری گفتگو سے یہ صاف ظاہر ہونے لگتا ہے کہ جو چیزیں ہمیں دی گئی ہیں، ہم ان پر

قانع نہیں۔ یہ عدم قناعت اور حسد دوسری برائیوں کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ جیسے کہ ہم اپنے ہمسایہ کی، جو ہم سے زیادہ بابرکت ہے اس کی تحقیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جھوٹی کہانیاں گھڑ لیتے ہیں کہ اس نے یہ اضافی برکات کس طرح حاصل کی ہیں۔ کچھ تو یہاں تک وہم زدہ ہو جاتے ہیں کہ ان کی برابری کرنے کے لئے قسمت آزمائی کے، لاٹری کے اور جُوئے کی مشینوں وغیرہ کے ٹکٹ خریدتے ہیں۔ نوبت یہاں تک آ جاتی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں سے کھانے پینے کی وہ رقم ہی چھین لیتے ہیں جس سے یہ ضروری چیزیں خریدی جا سکتی ہیں۔

خیر! ہمارے آج کے متن کا اِطلاق اس بات پر نہیں ہوتا، خود کو یا اپنی زِندگی کو بہتر نہ بنائیں بلکہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم کس طرح ان چیزوں تک رسائی حاصل کریں۔ اگر ہم صرف نمائش کی غرض سے خود کو بہتر بنانا چاہتے ہیں یا خود کو اپنے ہمسایے سے بہتر بنانا چاہتے ہیں تو ہم اس پر ہرگز مطمئن نہ ہوں گے۔ جیسے ہی ہماری نظر کسی اور شخص پر پڑے گی جس کے پاس اور زیادہ دولت ہو گی تو دولت کا تعاقب شروع ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ ہم دولت کے پجاری بن جائیں گے اور یقین کرنے لگیں کہ یہ دولت آپ کی اپنی پیدا کردہ ہے۔ اور خُداوند کی شُکرگزاری کو نظرانداز کر دیں گے۔ اگر ہم اپنے متن پر عمل کرتے ہوئے اپنی قسمت کو سنوارنے کی کوشش کریں گے یعنی اپنی گفتگو کو حسد اور شکایت سے پاک رکھیں گے، اپنی برکات اور اپنی آزمائشوں میں مطمئن (قانع) رہیں گے اور ہر وقت خُداوند کا شُکر ادا کرنا یاد رکھیں گے اور اس بات کا اعتراف کریں گے کہ اس کی وجہ صرف خُداوند ہے جو ان لوگوں کو جو اس کی راہوں پر چلتے ہیں نہ چھوڑتا ہے اور نہ ہی ان سے دست بردار ہوتا ہے تو ہماری برکات میں اضافہ ہو گا۔ تب ہمیں اس قناعت کا تجربہ حاصل ہو گا اور ہم خُدا کے نیک اِرادہ کے مطابق ان سے مسرور ہو سکیں گے۔

اس سبق کا اطلاق ہماری رُوحانی برکات پر بھی ہوتا ہے۔ اگر ہم رُوح القدس کی عطا کردہ نعمتوں میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو جیسے ہمارے متن میں تجویز کیا گیا ہے اس طرح مسیح نے متی 7:7-8 میں یہی تاکید کی ہے: متی 7:7-8 آیت:

''مانگو تو تم کو دِیا جائے گا۔ ڈُھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈُھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔''

اگر ہم اس کے کلام کی باتوں پر قانع رہ کر اور ان کا اعتراف کرتے ہوئے ایسا کریں گے تو ہم سب کو ان وعدوں کی معمُوری (تکمیل) کا تجربہ حاصل ہوگا۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1- کرنتھیوں 12:12-27

’’کیونکہ جس طرح بدن ایک ہے اور اُس کے اعضاء بہت سے ہیں اور بدن کے سب اعضاء گو بہت سے ہیں مگر باہم مِل کر ایک ہی بدن ہیں اُسی طرح مسیح بھی ہے۔ کیونکہ ہم سب نے خواہ یہودی ہوں خواہ یونانی۔ خواہ غلام خواہ آزاد۔ ایک ہی رُوح کے وسیلہ سے پاک ایک بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا اور ہم سب کو ایک ہی رُوح پلایا گیا۔ چنانچہ بدن میں ایک ہی عضو نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ اگر پاؤں کہے چونکہ میں ہاتھ نہیں اس لئے بدن کا نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے خارِج تو نہیں۔ اور اگر کان کہے چونکہ مَیں آنکھ نہیں اِس لئے بدن کا نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے خارِج تو نہیں۔ اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو سُننا کہاں ہوتا؟ اگر سُننا ہی سُننا ہوتا تو سُونگھنا کہاں ہوتا؟۔ مگر فی الواقع خُدا نے ہر ایک عضو کو بدن میں اپنی مرضی کے موافق رکھا ہے۔ اگر وہ سب ایک ہی عضو ہوتے تو بدن کہاں ہوتا؟۔ مگر اب اعضاء تو بہت سے ہیں لیکن بدن ایک ہی ہے۔ پس آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ مَیں تیری محتاج نہیں اور نہ سر پاؤں سے کہہ سکتا ہے کہ مَیں تمہارا محتاج نہیں۔ بلکہ بدن کے وہ اعضا جو اَوروں سے کمزور معلوم ہوتے ہیں بہت ہی ضروری ہیں۔ اور بدن کے وہ اعضاء جنہیں ہم اَوروں کی نسبت ذلیل جانتے ہیں اُنہی کو زیادہ عزت دیتے ہیں اور ہمارے نازیبا اعضاء بہت زیبا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے زیبا اعضاء محتاج نہیں مگر خُدا نے بدن کو اِس طرح مُرکب کیا ہے کہ جو عضو محتاج ہے اُسی کو زیادہ عزّت دی جائے۔ تاکہ بدن میں تفرقہ نہ پڑے بلکہ اعضا ایک دُوسرے کی برابر فکر رکھیں۔ پس اگر ایک عضو دُکھ پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ دُکھ پاتے ہیں اور اگر ایک عضو عزّت پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ اِسی طرح تم مِل کر مسیح کا بدن ہو اور فرداً فرداً اعضاء ہو۔‘‘

پولوس رسول نے طبعی جسم کی وضاحت کی مثال ہماری توجہ اہم بات کی طرف مبذول کرانے کے لئے دی ہے۔ مسیح کے بدن میں ہر فردِ واحد کے پاس ادا کرنے کے لئے ایک کردار ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مقامی کلیسیا یا کمیونٹی میں ہم

میں سے ہر ایک کے لئے خُدا کے پاس ایک خاص مقصد ہے۔ اور یہ اَب ہم پر منحصر ہے کہ اس مقصد کو خُدا کی مدد سے پورا کریں۔ اس اقتباس میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ اِتنا اہم کیوں ہے۔

کلیسیا مختلف کرداروں سمیت، مختلف لوگوں پر مشتمل ہے۔

1- کرنتھیوں 12:12 آیت:

''کیونکہ جس طرح بدن ایک ہے اور اُس کے اعضاء بہت سے ہیں اور بدن کے سب اعضاء گو بہت سے ہیں مگر باہم مِل کر ایک ہی بدن ہیں اُسی طرح مسیح بھی ہے۔''

جب خُدا نے کلیسیاء کو ترتیب دیا تھا تو اس کا اِرادہ اپنے لوگوں کے صرف نام کے ''مسیحی'' بن جانے کا ہرگز نہیں تھا۔ اس کے بجائے اس نے مختلف گروہوں اور رُوحانی نعمتوں کو جو ساری کلیسیاء میں پائی جاتی ہیں، اُن کی توجہ اس ہستی کی طرف مبذول کرانے کے لئے چن لیا یعنی یسُوع مسیح کی طرف جو ہمیں متحد (ایک) کرتا ہے۔

افسیوں 3:10-11 آیت

''تاکہ اب کلیسیا کے وسیلہ سے خُدا کی طرح طرح کی حِکمت اُن حکومت والوں اور اِختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے۔ اُس اَزلی اِرادہ کے مطابق جو اُس نے ہمارے خُداوند مسیح یسُوع میں کیا تھا۔''

جب کلیسیاء خُدا کے اِرادہ کے مطابق کام کرتی ہے تو وہ دیکھنے والی دُنیا کے لئے ایک زبردست گواہی ثابت ہوتی ہے۔ کوئی بھی شخص دُوسرے شخص پر فوقیت نہیں رکھتا۔ رُوح القدس کی کوئی بھی نعمت، دوسری نعمت پر زیادہ ''فوقیت'' نہیں رکھتی۔ لہٰذا ہر فرد کا مسیح کے بدن میں ایک خاص مقام ہے۔

خواہ ہمارا کردار دُوسروں کے مقابلہ میں زیادہ نمایاں نہ ہو، مثال کے طور پر خُدا ہم سے صحت پذیر گھروں میں جانے کا کام لے رہا ہے جب کہ کوئی دوسرا شخص بائبل سٹڈی میں رہنمائی کر رہا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا کردار اہمیت رکھتا ہے۔

1- کرنتھیوں 24:12 آیت:

''حالانکہ ہمارے زیبا اعضاء محتاج نہیں مگر خُدا نے بدن کو اِس طرح مُرکب کیا ہے کہ جو عضو محتاج ہے اُسی کو زیادہ عزّت دی جائے۔''

ہمیں خُدا کے اِرادہ کے مطابق کام کرنے کے لئے ایک دُوسرے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی خُداداد خاص نعمتوں اور صلاحیتوں کو اِستعمال کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو ہم کلیسیاء کی صحیح خدمت نہیں کرتے۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم مل جل کر

کام کریں اور ایک دُوسرے کے ساتھ دوستی اِستوار کرنے کی اہمیت کو سمجھیں۔

ایک فرد کلیسیاء کے لئے ایک کوئلے کی مانند ہو سکتا ہے جو دوسرے کوئلوں کے ساتھ مل کر بھڑکتا ہے۔ ہر کوئلہ خود اپنے لئے حرارت پیدا نہیں کرتا بلکہ دوسرے کوئلوں کو بھی حرارت برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے اور مسلسل ان کی حرارت سے فائدہ حاصل کرتا ہے، اگر ہم ان کوئلوں میں سے ایک کو الگ کر دیں تو کچھ ہی دیر میں اس کی ساری حرارت ختم ہو جائے گی (وہ بجھ جائے گا)۔ یہی بات ہم اِیمان داروں پر بھی صادق آتی ہے۔ہمیں ایک فرد ہوتے ہوئے اور مسیح کا بدن ہوتے ہوئے کام کرنے کے لئے ایک دُوسرے کی ضرورت ہے۔ 1- کرنتھیوں 27:12 آیت:

''اِسی طرح تم مِل کر مسیح کا بدن ہو اور فرداً فرداً اعضا ہو۔''

بشپ جمی بی سوریانو

فلپائن

Word of Life No.35 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 24:7 آیت:

''ظاہر کے موافق فیصلہ نہ کرو بلکہ اِنصاف سے فیصلہ کرو۔''

جب مَیں نے حالیہ اخبار میں ایک مضمون پڑھا تو میرے ذہن میں یہ آیت آئی۔ اس مضمون کا عنوان تھا: ''سبق جو مَیں نے سیکھا''۔ اس میں یوں لکھا تھا:

ایک ماہرِ نفسیات نے ہماری مقامی C-3 کلاس میں گزشتہ ہفتہ میں ایک تجربہ کیا۔ اس نے ایک بہت بڑا سفید رُومال اُوپر اُٹھایا ہوا تھا جس کے عین بیچ میں ایک چھوٹا سا سیاہ دھبہ تھا۔ اس نے کہا: ''اچھا مجھے بتاؤ کہ آپ کو کیا نظر آ رہا ہے؟ فوری جواب آیا: ''چھوٹا سا سیاہ دھبہ۔'' ارے بڑی عجیب بات ہے۔ اس مقرر نے کہا: ''کیا آپ کو اتنا بڑا سفید رُومال نظر نہیں آیا (آ سکتا)؟''

جب ہم گھر آ رہے تھے تو ہم سب نے تسلیم کیا کہ ہم دُوسرے لوگوں میں چھوٹے سے سیاہ دھبے کو دیکھنے کے مجرم ہیں۔ بجائے ان بہت سی خوبیوں کے جو ہر شخص میں پائی جاتی ہیں۔

یقیناً یہ مضمون ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے کیونکہ ہم ہمیشہ کلام کے برعکس کام کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہماری نظر

ہمیشہ اپنے ہمسائے کی بڑی سے بڑی خامی پر ہوتی ہے۔ ہم ہمیشہ کسی شخص کے مفروضہ فعل سے متعلق بری باتیں سننے میں گہری دِل چسپی لیتے ہیں اور عموماً ان پر اپنا فیصلہ صادر کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور اس سے بدتر بات یہ ہے کہ ان کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم کسی شخص کی مذمت اس وقت کرتے ہیں جب ہم اپنے دیکھنے سُنے کا ذِکر کسی اور شخص سے کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم ذہنی طور پر اس برائی کو تسلیم کر چکے ہوتے ہیں اور پھر اس کا ذِکر دُوسروں کے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ مسیح کی تعلیم کے برعکس ہے جہاں وہ کہتا ہے کہ اگر فیصلہ کرنا ہے تو اِنصاف سے فیصلہ کرو۔ اگر ہم کسی شخص سے متعلق کچھ بُرا دیکھتے ہیں یا ہمیں بُرا بتایا جاتا ہے تو ہمیں فوری طور پر اس شخص کی ان خوبیوں کے بارے میں سوچنے کے لئے جانا جاتا ہے۔ راست بازی اچھی ہوتی ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یسُوع نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں اپنی زِندگی میں پہلے خُدا کی بادشاہی کی تلاش کرنی چاہیے۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا کی بادشاہی مسیح ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی راست بازی خُدا کا وہ طرزِ عمل ہے جو اس نے ہمیں اپنی زمینی زِندگی میں اپنے قول وفعل سے دیا ہے۔ اس کی تعلیمات کے وسیلہ سے ہم جانتے ہیں کہ رُوئے زمین پر ہم میں سے کوئی بھی نیک نہیں۔ کیونکہ اس نے متی 17:19 میں ہمیں بتایا ہے:

متی 17:19 آیت:

”اُس نے اُس سے کہا کہ تُو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی
ہے لیکن اگر تُو زِندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حُکموں پر عمل کر۔“

ہم یقین رکھتے ہیں (ہمارا اِیمان ہے) کہ ہم سب میں خُدا کا ایک حصہ (خوبی/کردار) ہے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم سب میں کوئی نہ کوئی نیکی (خوبی) ضرور ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں اس کو اِستوار کرنا ہے۔ ہمیں اس تعلیم کے باقی حصہ کی تعمیل کرنی ہوگی۔

”اگر تُو زِندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حُکموں پر عمل کر۔“

ہمیشہ ایسا کرنا ممکن نظر نہیں آتا۔ اگر ہم خود کو اخبار کے اس مضمون میں سفید کپڑے کی مانند بنا لیتے ہیں تو کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرے گا اور ایسا ہونا بھی چاہیے کیونکہ متی 1:6 آیت میں یسُوع کی تعلیم کے مطابق ہماری نیکیوں کو سامنے نہیں آنا چاہیے۔

متی 1:6 آیت:

”خبردار اپنے راست بازی کے کام آدمیوں کے سامنے دِکھاوے کے لئے نہ کرو۔
نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اَجر نہیں۔“

لیکن ہماری زِندگی میں راست بازی کے کاموں کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ نظر آئیں جیسا کہ مسیح نے سکھایا ہے۔

متی 16:5 آیت:

''اِسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ
کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں۔''

اگر ہم اپنی زِندگی میں اپنے اِردگرد کے لوگوں میں اچھائی تلاش کرنے کے لئے کچھ وقت نکالیں گے تو ہمیں ان میں مزید اچھائیاں نظر آئیں گی جو کہ ہم پہلے جان نہیں پائے تھے۔ اور اس کے سبب ہمیں خُدا کا شُکر ادا کرنے کا موقع ملے گا کہ اس نے ہمیں یہ نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

کون جانے اچانک ہمیں اپنی زِندگی میں تھوڑا سا سفید حصّہ نظر آئے اور باقی سیاہ دھبے ہی دھبے ہوں۔ اگر ہم ایسی راست بازی (نیکی) کی تلاش کریں (کے متلاشی ہوں گے) تو ہم اس حیثیت میں ہوں گے کہ اگر کوئی شخص ہمیں کسی کے بارے میں بُرا کہتا ہے تو ہم اس کو پلٹ کر جواب دے سکیں۔

''اچھا ہو سکتا ہے یہ سچ ہو لیکن اس کی خوبیوں پر بھی تھوڑی نظر ڈال لیں۔'' اور پھر اس شخص کی خوبیاں گنوا دیں۔ اس سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ ہم اسے یقین دِلا دیں گے کہ ہم یہ بُری خبر کسی دُوسرے فرد تک نہیں پہنچائیں گے اور دوسرا یہ کہ ہوسکتا ہے ہمارے جواب سے اس شخص کو مسیح کا یہ قول یاد آ جائے:

متی 5:7 آیت:

''اَے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے
تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔''

اگر ایسا ہو جاتا ہے تو ہمارے کلام کے اس متن (آیت) کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

یوحنا 24:7 آیت:

''ظاہر کے موافق فیصلہ نہ کرو بلکہ اِنصاف سے فیصلہ کرو۔''

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کوئنز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-پطرس 5 باب 5 تا 9 آیت:

''اَے جوانو! تم بھی بزُرگوں کے تابع رہو بلکہ سب کے سب ایک دُوسرے کی خدمت کے لئے فروتنی سے کمر بستر رہو اِس لئے کہ خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے۔ پس خُدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تا کہ وہ تمہیں وقت پر سربلند کرے۔ اور اپنی ساری فکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے۔ تم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تمہارا مخالف اِبلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈُھونڈتا پھِرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ تم اِیمان میں مضبوط ہو کر اور یہ جان کر اُس کا مقابلہ کرو کہ تمہارے بھائی جو دُنیا میں ہیں ایسے ہی دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔''

پطرس جب خُدا کے سب خادموں کو تاکید کرتا ہے کہ وہ عاجزی اِختیار کریں اورغرور سے خبردار رہیں، خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے لیکن اِن کی مدد کرتا ہے جو جانتے ہیں کہ وہ خُدا کے حاجت مند ہیں۔ بنی نوع اِنسان میں یہ دو کردار پائے جاتے ہیں جو کہ مختلف نہیں ہیں۔

یہوداہ کے بادشاہ کے واقعہ (2- تواریخ 26) میں اس کی ایک مثال ہے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کا اپنے لوگوں کے خادم حاکم کے ساتھ کب اور کیسا ردِعمل تھا۔ عزہ بادشاہ اپنی جوانی میں خُداوند کی مرضی کے مطابق کام کرتا تھا۔ جب تک وہ خُداوند کا متلاشی رہا، خُدا نے اسے کامیابی عطا فرمائی۔ اس نے فصیلیں گرا دیں، نئے شہر تعمیر کئے، کاشت کاروں اور تاکستان لگانے والوں کو نوکر رکھا۔ اس کے پاس تین لاکھ پچاس ہزار جنگ جوؤں کا لشکر تھا۔ وہ اپنے جنگی ہتھیاروں کے لئے مشہور تھا۔

جب وہ طاقت ور ہو گیا، اس کا دِل مغرور ہو گیا تو اس نے غلط کام کئے۔ وہ اپنے خُداوند خُدا کا وفادار نہ رہا اور وہ قربان گاہ پر قربانی گذراننے کے لئے خُداوند کی ہیکل میں داخل ہو گیا۔ جہاں صرف تقدیس شدہ کاہن کو جانے کی اِجازت تھی۔ بنی ہارون کو۔

''اور جب اُس کو ایسا کرنے سے منع کیا گیا تو عزہ ناراض ہو گیا۔ اس کی ابرو پر کوڑھ نکل آیا: مالک نے اسے سزا دی اور اسے مرتے دَم تک ایک الگ گھر میں رہنا پڑا۔''

نئے عہدنامہ میں یسُوع پہاڑ پر چلا (چڑھ) گیا اور اپنے شاگردوں کی موجودگی میں لوگوں کو تعلیم دی۔ یہ متی پانچ

باپ میں مرقوم احکام ہیں۔ قاری کے لئے عاجزی اِختیار کرنے کا ایک خوش کن (مبارک) راستہ ہے جو یسُوع کی زبانی ہمیں بتایا گیا ہے۔

مغروری میں ہمارے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ یوں اس کی باتیں ہمارے پاس سے اس طرح گزر جاتی ہیں جیسے کھڑکی میں سے بارش۔ یسُوع کی تعلیم میں ہماری زِندگی اور ہماری خدمت کی معمُوری پائی جاتی ہے۔ صرف خُدا کے رُوح میں ہمارے حال اور مستقبل کی رُوحانی کیفیت کا ہم پر اِنکشاف ہوتا ہے جیسا کہ بیج بونے اور فصل کاٹنے کا۔

''مُبارک ہیں وہ جو دِل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔''

بیشتر فرانسیسی تراجم میں یوں لکھا ہے:

''مُبارک ہیں (خوش ہیں) وہ جو جانتے ہیں کہ خُدا کے حضور (سامنے/آگے) کتنے غریب ہیں۔''

کیونکہ اُمید سب کے لئے ہے۔ حتیٰ کہ پہلی مبارک بادی ہی میں ہم جان جاتے ہیں کہ یسُوع عاجزی کی تصویر کتنی سختی سے دِکھاتا ہے۔ ہمیں اپنی حالت کو رُوحانی شعور میں پرکھنے کی بُلاہٹ ہے۔

اپنے اس وعظ کے ذریعہ (متی 5-7) یسُوع اپنی کلیسیاء کے افراد کو ان کے کردار اور ذمہ داریوں کی تصویر دِکھاتا ہے۔ کیا ہم اس تصویر کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں؟ کیا ہم اپنی خدمت اور جائے کار کو سمجھتے ہیں؟

آیئے ہم کلیسیا میں اس کی خدمت کے تصور کو اپنائیں۔ صرف چرچ میں اِتوار ہی کو نہیں۔ ہمیں بیج بونے اور فصل کٹائی کے لئے لائحہ عمل کو یاد رکھنا چاہیے۔

''خُدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تاکہ وہ تمھیں وقت پر سربلند کرے۔''

اس لائحہ عمل کا تعلق محبت سے (خُدا اور اپنے ہمسایہ کی محبت) ہے۔ یوحنا 21:15-17 کی رُوح (جذبہ) میں۔

مزید برآں پطرس رسول مناسب آلہ ہائے کار کا ذِکر کرتا ہے اور ان کے اِستعمال کے لئے ہدایات بھی دیتا ہے۔

☆ اپنی ساری فکریں (دُکھ) اس پر ڈال دو کیونکہ اس کو تمہاری فکر ہے۔

☆ تم ہوشیار اور بیدار رہو کیونکہ تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔

☆ اِیمان میں مضبوط ہو کر اور یہ جان کر اس کا مقابلہ کرو کہ تمہارے بھائی دُنیا میں ایسے ہی دُکھ اُٹھاتے ہے ہیں۔

اذیت اُٹھانے والے بھائیوں بہنوں کے ساتھ یگانگت رکھیں۔ کیونکہ وہ مسیح پر اِیمان رکھتے ہیں۔

آیئے ہم دُعا کریں اور ان کو اپنے دِل میں بسا لیں۔

خُدا ان کی حفاظت کرے گا، ان کو برکت دے گا اور ان کو رہائی عطا کرے گا۔

خُدائے ذوالجلال جو ہمیں یسُوع مسیح میں اَبدی جلال کے لئے لایا ہے، جس نے دُکھ اُٹھایا، تمہیں کامل، قائم، قوی

اور مستحکم رکھے۔ خُدا کی کتابِ مقدس اور اس کی نجات کے لئے ہماری شُکرگزاری ناکافی ہے۔ وہ ہمیں حیرت انگیز طریقہ سے (زبردست) تعلیم دیتا ہے۔

(اس کا طرزِ تدریس زبردست ہے)

اپاسٹل نوربرٹ شیفر

فرانس

Word of Life No.37 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 24:44-48 آیت

''پھر اُس نے اُن سے کہا یہ میری وہ باتیں ہیں جو مَیں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں مُوسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں۔ پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا تاکہ کتابِ مقدس کو سمجھیں۔ اور اُن سے کہا یوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ اور یروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گُناہوں کی معافی کی منادی اُس کے نام سے کی جائے گی۔ تم اِن باتوں کے گواہ ہو۔''

ہم نے دیکھا کہ دُنیا کی ہرقوم کے پاس جانے کا حُکم ملا تھا اس کے کچھ تقاضے تھے اور اب بھی ہیں۔ اس کا ایک مطالبہ تو خُدا کا وہ کلام ہے جو ہم نے سنا ہے۔ اس کے لئے مسیح کی گواہی کی ضرورت ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ اس کو مسیح کی بنیاد پر اِستوار ہونا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ رُوح آدمیوں کے وسیلہ سے عمل پیرا ہوگا جو اپنی سرفرازی کے متلاشی نہیں ہوں گے بلکہ ہر وقت مسیح کو اور اس کے وسیلہ سے خُدا کو سربلند کریں گے۔ اس لئے اس ملک میں کلیسیا کی بنیاد میں پہلے ہی سے یہ الفاظ مذبح پر تحریر (لکھے گئے) کئے گئے ہیں اور مسلسل لکھے رہیں گے، تاکہ مذبح پر کھڑے کسی بھی آدمی کی تعظیم نہ کی جائے بلکہ ہمیشہ خُدا کی تعظیم ہو۔ یہ کتابِ مقدس کے مطابق ہے کیونکہ جب موسیٰ کو اپنے زمانے میں لوگوں کو خُدا کے ساتھ ہم آہنگ (صلح) ہونے کے لئے ذریعہ بنانا تھا تو اس نے ہارون کو سردار کاہن کے طور پر مسح کیا۔ ہم کہہ سکتے

ہیں کہ اس نے اسے اِنتہائی اہم اور پُرکشش لبادہ پہنایا۔

ان کا ایک مقصد تھا لیکن صرف لوگ ہارون کو دیکھتے تھے۔ اور بڑی آسانی سے اس کی برکات عطا کرنے والے کے طور پر پرستش کرنے لگتے تھے۔ موسیٰ کو اس کے افود یا سر پر یہ لفظ لکھنے پڑے تھے: ''ساری تعظیم خداوند کی ہے۔'' کیونکہ جب لوگ اُوپر دیکھتے تھے تو جان جاتے تھے کہ ان کی ستائش اور شُکرگزاری کہاں ہونی چاہیے۔

کلیسیاؤں میں آج بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ ساری پرستش، عزت اور جلال ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح، کے وسیلہ سے، رُوح القدس کے کاموں کے وسیلہ سے قادرِ مطلق خُدا کو ملنا چاہیے۔ جیسے ہی یہ وہاں سے ہٹے گا اِیمان کی عمارت کی بنیاد ڈُوبنا شروع ہو جائے گی اور عمارت مسمار ہوجائے گی۔

ہم نے سُنا ہے کہ خُداوند نے اپنے رسولوں پر کتابِ مقدس کا بھید کھول دیا تھا۔ خُدا کے ساتھ اِنسان کے ملاپ کا موقع فراہم کرنے کی پشینگوئی اس کے وقوع پذیر ہونے سے سینکڑوں سال پہلے کر دی گئی تھی۔ ہمارے خُداوند کے زمین پر آنے سے دو ہزار سال پہلے روئے زمین پر ایک واقعہ رُونما ہوا جس سے پہلے ہی سے ان برکات سے متعلق بتا دیا تھا جو اس نئے دَور میں کثرت سے جاری ہونے والی تھیں۔ ہمیں پیدائش 6:8-11 میں ہمیں یہ ذِکر ملتا ہے کہ سیلاب کے اُتر جانے اور کشتی پہاڑ کے ساتھ ٹھہر گئی تو نُوح نے ایک واقعہ دیکھا جس کا ذِکر یہاں درج ہے۔ یہ اس حیرت انگیز برکت کی پشینگوئی ہے جو دُنیا میں آنے کو تھی اور اس کے لئے یوں لکھا ہے۔

پیدائش 6:8-11

> ''اور چالیس دِن کے بعد یوں ہوا کہ نوح نے کشی کی کھڑکی جو اُس نے بنائی تھی کھولی ؛ اور اُس نے ایک کوّے کو اُڑا دِیا۔ سو وہ نکلا اور جب تک کہ زمین پر سے پانی سُوکھ نہ گیا اِدھر اُدھر پھرتا رہا؛ پھر اُس نے ایک کبُوتری اپنے پاس سے اُڑا دی تاکہ دیکھے کہ زمین پر پانی گھٹا یا نہیں؛ پر کبُوتری نے پنجہ ٹیکنے کی جگہ نہ پائی اور اُس کے پاس کشتی کو لوٹ آئی کیونکہ تمام روئے زمین پر پانی تھا۔ تب اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے لے لیا اور اپنے پاس کشتی میں رکھا؛ اور سات دِن ٹھہر کر اُس نے اُس کبُوتری کو پھر کشتی سے اُڑا دیا؛ اور وہ کبُوتری شام کے وقت اُس کے پاس لوٹ آئی اور دیکھا تو زیتون کی ایک تازہ پتی اُس کی چونچ میں تھی۔ تب نوح نے معلوم کیا کہ پانی زمین پر سے کم ہو گیا؛''

ہمیں اس میں ایک نبوّتی عمل نظر آتا ہے۔ اگر ہم کبُوتری (فاختہ) کو لیتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ فاختہ اور زیتون

کی پتّی جو وہ واپس لے آئی، اَمن کی علامت ہیں۔ زیتون کی پتّی کا بیرونی رنگ پھیکا سبز تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا کی نظر میں یہ دُنیا ایک بار پھر بدرنگ ہو جائے گی۔ لیکن زیتون کی پتّی کو اگر پلٹ کر اندرونی سطح دیکھی جائے تو وہ سلور، چمک دار اور نہایت دیدہ زیب ہوتی ہے جس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مستقبل میں خُدا کا اِرادہ اس زمین کو ایک بار پھر وہ پلٹ کر رہنے کے لئے روشن جگہ بنا دے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ کئی برس بعد کیا ہوا تھا جب ہمارے نجات دہندہ یسُوع مسیح اس دُنیا میں آئے۔ کتابِ مقدس میں مرقوم ہے کہ اس وقت یوں گا، دُنیا میں راست بازی کی معمُوری ہو گی۔ ہم آہنگی (یگانگت، صبح) کی معمُوری ہو گی اور دانی ایل نبی نے نبوت کی تھی کہ سترہ ہفتوں میں ایسا ہو گا، یہ نبوتی زبان ہے۔ اور مسیح کو مسح کیا جائے گا۔

ہم جانتے ہیں کہ اگر ہم دانی ایل کی اس نبوت پر چلیں تو یہ بالکل اِس دن کی نشان دہی کرتی ہے جس دن ہمارا خُداوند دریائے یردن پر آیا تھا اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کو تاکید کی تھی کہ وہ اسے بپتسمہ دے اور اسے اس عظیم برکت کے لئے تیار کرے اور یوحنا نے کہا تھا:

’’مَیں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تُو میرے پاس آیا ہے۔‘‘

ہمارے خُداوند نے اس سے کہا تھا:

’’اَب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راست بازی دُنیا میں پوری کرنا مناسب ہے۔‘‘

اور یوحنا نے اُسے بپتسمہ دیا۔ اور اسے مسیح کی حیثیت، بادشاہ کی حیثیت سے، نبی کی حیثیت سے، ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی حیثیت سے مخصوص ہونے کے لئے تیار کیا۔ اور جیسے ہی وہ دریا سے باہر آیا خُدا نے ایک بار پھر زیتون کی پتّی silver طرف سے اس پر بھیجی۔ کتابِ مقدس بتاتی ہے کہ خُدا کا رُوح (رُوح القدس) اس پر کبُوتر کی مانند اُترا۔ کبُوتر نہیں بلکہ کبُوتر کی مانند تاکہ پلٹ کر دیکھیں کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ اس نے پتّی کو پلٹ دیا اور دُنیا کو ایک بڑی اُمید دی کہ اب بنی نوع اِنسان مختلف طریقہ سے خُدا پر آس رکھ سکے گا۔ (ہم ایک زمانہ کے عرصہ میں رہتے ہیں۔) ہم فضل سے مُستفید ہوتے ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: رومیوں 8:18-23 آیت

''کیونکہ میری دانست میں اِس زمانہ کے دُکھ درد اِس لائق نہیں کہ اُس جلال کے مُقابل ہوسکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔ کیونکہ مخلُوقات کمال آرزُو سے خُدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ اِس لئے کہ مخلُوقات بطالت کے اِختیار میں کر دی گئی تھی۔ نہ اپنی خُوشی سے بلکہ اُس کے باعث سے جس نے اُس کو۔ اِس اُمید پر بطالت کے اِختیار میں کر دِیا کہ مخلُوقات بھی فنا کے قبضہ سے چُھوٹ کر خُدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے گی۔ کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ساری مخلُوقات مِل کر اب تک کراہتی ہے اور دردِ زہ میں پڑی تڑپتی ہے۔ ورنہ فقط وُہی بلکہ ہم بھی جنہیں رُوح کے پہلے پھل مِلے ہیں آپ اپنے باطِن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔''

روم میں مسیحیوں کے نام خُدا کے رُوح کی حِکمت (ہدایت سے لکھی ہوئی پولوس کی یہ زبردست باتیں ہمارے لئے بھی ہیں جو خُدا کے جلال کے طالب (منتظر) ہیں۔

اُمید پر جیتے رہو (زندہ)

یہ لفظ حوصلہ بڑھاتا ہے اورتنگی (تنگ راستہ) سے باہر نکالتا ہے۔ نہ تو مسیح ہونے کے ناتے دُکھوں کی تخفیف کرتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق کے بکثرت جلال کا اعلان کرتا ہے۔ جب ہم اپنی ''مسیحی اُمید'' میں خودغرض اور مفکر ہو جائیں تو ہمیں اس کلام کو ازسرِنوسمجھ لینا چاہیے۔

اس رائے کو پڑھنے سے ہمیں کون کون سی بات متحرک کرتی ہے؟ کیا اس کا اِطلاق ہماری زِندگی کی تبدیلی پر اور کمیونٹی کے تناظر پر بھی ہوتا ہے جس کی ہم تشکیل دینے، تجربہ کرنے اور برداشت کرنے میں مدد کرتے ہیں؟ ہم گاہے بگاہے اس عارضی پن پر انحصارنہیں کرتے ہیں اور کئی جگہوں پر اپنی زِندگی میں خبردار ہوتے ہیں مجھ سے لحد کے درمیاں جو پریشانی ہوتی ہے وہ پریشانی پہلے ہی سے پل رہی ہوتی ہے۔ ہم بڑے جوش وخروش کے ساتھ تگ و دُو کرتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ ناکامی پر منتج ہوتی ہے۔ متی 39:10 آیت:

’’جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطِر اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائے گا۔‘‘

پولوس رسول پانچویں باب سے ’’نئی زِندگی‘‘ کو اِیمان، اِنصاف، آزادی، فضل اور خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے۔ وہ جسمانی اِنسان سے بالکل الگ ہوتا ہے جو اپنے جذبات میں ثابت قدم رہتا ہے۔ اس ہستی کو فراموش کر دیتا ہے جس کا آنے والی مخلوق پر بھی اِختیار ہے۔

پس جب ہمیں اِمتحان (آزمائش) کا سامنا ہوتا ہے تو ہمیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نڈھال ہوتے ہیں۔ بے بس ہوتے ہیں، زندگی بے مقصد اور بندگلی کی مانند ہو جاتی ہے۔ نہ تحریک نہ اُمید، نہ اِلزام نہ خوداِنحصاری نہ پسپائی۔ ہمیں خود کو خُدا کے سپرد کر دینا چاہیے۔ اِیمان داری (سچے دِل) سے تقدیس اور رُوحانی تبدیلی کے لئے منت کرنی چاہیے، اور اِسے اس دُنیا میں، دُنیا کے ساتھ اور اس کے حالات (کیفیات) کے تحت ہونا چاہیے.......... ہماری ملازمت، معاشی بحران، برادری اور ذاتی ضروریات کے مطابق، (مطالبات) یہ ذِمہ داری ہمیں خُدا کے لئے وقف کرتی ہے اور اس کی مدد سے ہمیں جواب تلاش کرنا چاہیے۔ اور تصدیق پڑتال کر کے ثاقت قدمی سے ڈھونڈنا اور زِندگی گزارنا چاہیے۔ یہ خُدا کی بادشاہی کی طرح نظروں کے سامنے آ جائے گا (ظاہر ہو جائے گا)۔ اور اپنے عدل اورجلال میں آئندہ واقعات میں محفوظ رہے گا۔ پس ہمیں اُمید ہے کہ خُدا اَب ہمیں پیار کرے گا اور نئی مخلوق کو اِنتظار کرنا ہوگا کیونکہ خُدا اپنے دِن میں ان کو معمُور کرے گا۔

بچوں کی کہانیوں کی کتاب میں اُلُّو ننھی بچی ایڈا کو ماضی سے متعلق ایک اہم جواب دیتا ہے۔ اس نے ہمیشہ کے لئے اَمن و اِنصاف کا خواب دیکھا ہے اور وہ اُلو سے پوچھتی ہے,’’مَیں کیا کر سکتی ہوں؟‘‘ اُلو جواب دیتا ہے: ’’اپنا ایک کان زمین پر رکھو تو اس طرح دُوسرا کان آسمان کی طرف کھلا ہوتا ہے۔‘‘ آسان لفظوں میں:

’’اپنے خالق کو ہمیشہ یاد رکھو جو ہمیشہ اُوپر (عالم بالا پر) ہوتا ہے۔

اپاسٹل آرمن گروس

جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: یسعیاہ 9:1-7 آیت

''اُس نے قدیم زمانہ میں زبُولُون اور نفتالی کے علاقوں کو ذلیل کیا پر آخری زمانہ میں قوموں کے گلِیل میں دریا کی سمت یردن کے پار بُزرگی دے گا۔ جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے اُنہوں نے بڑی روشنی دیکھی۔ جو موت کے سایہ کے مُلک میں رہتے تھے اُن پر نُور چمکا۔ تُو نے قوم کو بڑھایا۔ تُو نے اُن کی شادمانی کو زیادہ کیا۔ وہ تیرے حضور ایسے خوش ہیں جیسے فصل کاٹتے وقت اور غنیمت کی تقسیم کے وقت لوگ خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ تُو نے اُن کے بوجھ کے جُوئے اور اُن کے کندھے کے لٹھ اور اُن پر ظُلم کرنے والے کے عصا کو اَیسا توڑا ہے جیسا مِدیان کے دِن میں کیا تھا۔ کیونکہ جنگ میں مُسلّح مردوں کے تمام صلاح اور خُون آلُودہ کپڑے جلانے کے لئے آگ کا اِیندھن ہوں گے۔ اِس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولُد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہو گی اور اُس کا نام عجیب مُشیر خُدایِ قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ ہوگا۔ اُس کی سلطنت کے اِقبال اور سلامتی کی کُچھ اِنتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت اور اُس کی مملکت پر آج سے اَبد تک حُکمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قِیام بخشے گا ربّ الافواج کی غیُوری یہ کرے گی۔''

ہم یہ پشینگوئی (نبوت) سُنتے ہیں لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ لوگ اسے ایک بھید کیوں گردانتے تھے۔ یہ کس طرح ہوگا؟ آدمیوں پر سے جوا کس طرح اُتارا جا سکتا ہے؟ یہ مدیان کے دِن سے کیوں کر مماثلت رکھ سکتا تھا؟ اگر ہم جدعون کے ذِکر کو پڑھیں جو کہ ایک قاضی تھا، جب بنی اِسرائیل وعدہ کے مُلک میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک تصویر نظر آتی ہے جو ہمارے ذہن میں بالکل واضح ہے لیکن وہ لوگ اس کو اس لئے سمجھ نہیں پائے کیوں کہ ان کو ابھی تک رُوح القدس، یہ آگ یہ بھڑکتے ہوئے شعلے نہیں ملے تھے جو کہ اس نبی نے بتایا تھا کہ یہ واقعہ کیسے رُونما ہوگا۔ کسی طاقت سے نہیں بلکہ رُوح القدس کی قدرت سے۔ اگر ہم جدعون پر غور کریں تو اس کے مقابل آنے والے مدیانی ہزاروں کی تعداد

میں تھے۔ کتابِ مقدس بتاتی ہے کہ وہ زمین کی چیونٹیوں کی مانند تھے۔ ان کو پسپا کرنے کی کوئی اُمید نہ تھی۔ لیکن خُدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے انہوں نے اپنا لشکر جمع کر لیا۔ اِسرائیلی لشکر میں 60,000 ہزار آدمی تھے۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے مخالفین کی عسکری قوت کتنی ہوگی۔ خُدا نے جدعون سے کہا لوگوں کو گھر بھیج دے۔ کیوں کہ اگر مَیں نے ان کو فتح عطا کی تو وہ فخر کرنے لگیں گے۔ اور مغرور ہو جائیں گے۔ پس اس نے اپنے 50,000 جنگجو واپس بھیج دیئے اور اس کے پاس کل 10,000 اِفراد باقی رہ گئے۔ خُدا نے کہا کہ ابھی بھی بہت زیادہ ہیں۔ اس نے ان کے لئے ایک اِمتحان ٹھہرایا کہ وہ پانی کس طرح پیتے ہیں۔ جنہوں نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھوں کی اوک سے پانی پیا ان کے لئے خُدا نے جدعون سے کہا کہ ان کو الگ کر لے۔ یہ لوگ تعداد میں 300 تھے اور خُدا نے کہا میں تمہیں فتح دُوں گا۔ باقی لوگوں کو گھر بھیج دے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں دُنیا کی جھلک ملتی ہے۔ سینکڑوں بلکہ ہزارہا لوگ اس برکت سے محروم رہے اور اس نے صرف چند کو چُن لیا اور ان کو لے کر آگے بڑھا کیوں کہ وہ اکیلے نہیں تھے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ رُوح القدس چل رہا تھا۔ اس لئے پولوس رسول کہتا ہے کہ وہ خادم ہے۔ بے شک وہ مقدسین میں بلند مقام رکھتا تھا لیکن پھر بھی اس کے لئے رُوح القدس کی اطاعت لازم تھی۔ جدعون کو بتایا گیا کہ اسے اپنے ان 300 آدمیوں کو تیروں تلواروں سے لیس نہیں کرنا تھا۔ ن کو ایک ہاتھ میں نرسنگا اور دُوسرے ہاتھ میں مٹّی کا گھڑا پکڑنا تھا۔ اس گھڑے میں ایک چراغ رکھ کر جلانا تھا اور سو سو کی تعداد میں لشکرگاہ کو چاروں طرف سے گھیرنا تھا جس سے واضح طور پر ظاہر ہے کہ خُدا کے کام کی وسعت دُنیا کے کونے کونے پر محیط ہو گی۔ اور مقررہ وقت پر جدعون نے ان کو اشارہ کرنا تھا ان کو گھڑوں کو توڑ کر روشنی کو دِکھانا تھا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ مٹّی کا گھڑا مسیح تھا۔ اس گھڑے کو بنی نوع اِنسان کے آگے پھوڑنا تھا تاکہ روشنی پھیل سکے جیسا کہ نبی نے کہا جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے انہوں نے بڑی روشنی دیکھی۔ ہم ان روشنیوں کا تصوّر کر سکتے ہیں جو اس روز لشکرگاہ کا پوری طرح سے احاطہ کئے ہوئے تھیں۔

اور پھر ان لوگوں کو نرسنگے پھونکنے تھے۔ یہ نرسنگے خُدا کے کلام کی علامت ہیں۔ ان کو خُدا کا یہ کلام دُنیا کو دینا اور زور سے نعرہ لگانا تھا۔ خُدا کی اور جدعون کی تلوار۔ جس کا مطلب خُدا کی تلوار (خُدا کا کلام) ہے جو ہڈی اور گودے میں سے نکل جاتا ہے۔ خُدا کی تلوار کو دُنیا میں جانا تھا اور جدعون کی تلوار سے مراد ہے کہ اس کے خادمین کو بھی یہ تلوار اٹھانا اور مستعد رہنا چاہیے۔ اور خُدا کی ان ہدایات کے لئے دُنیا میں معزز ہونا چاہیے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ مدیانی شرمندہ ہو کر آپس ہی میں لڑنے لگے اور انہوں نے خود کو ہی برباد کر لیا یوں اِسرائیل کے لشکر نے ان کو اسیر بنا لیا۔

ہم یہاں بچے کی پیدائش کی پشینگوئی کے بارے میں پڑھتے ہیں جو دُنیا کی ہر چیز پر مختار ہوگا (قیادت کرے گا)۔

ہمیں شُکر ادا کرنا چاہیے کہ رُوح القدس کی قدرت سے خُدا کے بھید جاننے کی برکت ہمیں ملی ہے کیوں کہ اس سے اپنے خُداوند اور منجی یسُوع مسیح پر ہمارا اِیمان مضبوط ہوتا ہے۔ہمیں خُدا کے دُشمنوں کے گرد روشنی پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.40 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: افسیوں 20:5 آیت

''اور سب باتوں میں ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے نام سے ہمیشہ خُدا باپ کا شُکر کرتے رہو۔''

فصل کٹائی کی شُکر گزاری، یومِ تشکر، جو فضل بھی کہلاتا ہے بلکہ زِندگی کی نعمت کی شُکر گزاری کا دِن بھی ہونا چاہیے۔

اس پر غور کرنے کے لئے کہ ہم کیا ہیں؟ اس پر نہیں کہ ہمارے پاس کیا ہے اور کیا نہیں؟

زِندگی کی شُکر گزاری جیسے خُدا کی شُکر گزاری کا دِن، سورج کی روشنی کی شُکر گزاری، جس ہوا میں ہم سانس لیتے ہیں اس کی شُکر گزاری، پانی، روٹی کی، اپنے سر پر چھت ہونے کی اور ملازمت کی شُکر گزاری۔

مختصر یہ کہ اس کی شُکر گزاری کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں لوگ ایسے ہیں جن کے پاس نہ چھت ہے نہ خوراک، نہ ملازمت نہ شوہر نہ بیوی، نہ بچے۔ اس سے ہمیں وہ گیت زبور یاد آتا ہے:

تیرِیاں صِفتاں دے گانے ہاں گیت......

تیرا شُکر ہو کہ مَیں اپنی تمام تر فکریں لے کر تیرے پاس آ سکتا ہوں کیوں کہ تُو اپنے وعدہ (کلام) کا سچا ہے۔ جب تُو کہتا ہے: ''اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو......'' متی 28:11 آیت۔ ایسا خُدا باپ اور شفیق مسیح کا ہونا کتنی بڑی دولت ہے۔ سب اچھے دوستوں کے لئے تیرا شُکر ہو۔ اے تمام تر اِنسانوں کے خُدا، ان تمام زِندگیوں کے لئے تیرا شُکر ہو جن سے ابھی تک ہم مسرور ہوتے ہیں۔ ہم اسے پسند کرتے ہیں بلکہ ظاہر ہے؟

تیرا اس کے لئے بھی شُکر ہو جس کا مَیں مستحق نہیں، یعنی تُو مجھے معاف کر دیتا ہے۔ یہ فضل ہے جو تُو اپنے بیٹے کے وسیلہ سے معافی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ہر خطا اور غلط سوچ کے لئے تیرے فضل کا شُکر ہو جس کے ہم مستحق نہیں۔

تمام تر پھولوں کی خوشبو کے لئے تیرا شُکر ہو۔ چھوٹی سے چھوٹی خوشی کے لئے تیرا شُکر ہو۔ تمام شوخ رنگوں کے لئے تیرا شُکر ہو۔ موسیقی کے لئے تیرا شکر ہو۔ تخلیق کو وجود میں لانے والی بہت سی چیزوں کے لئے تیرا شکر ہو۔ جب آپ یہ گیت گاتے ہیں یہ آپ کے دِل پر بے حد اثر کرتا ہے۔ مشکل میں شُکر، دُکھ میں شُکر، محنت میں شُکر اور ہمارے ساتھ رہنے کے لئے تیرا شُکر ہو۔

ایسا کون ہے جس نے زِندگی میں مُشکلات کا سامنا نہیں کیا۔ آپ محسوس کرتے ہوں گے، کاش یہ فرسودہ ہوتا۔

تیرا شُکر ہو کہ تُو کلام کرنا چاہتا ہے۔ تیرا شُکر ہو کہ تُو ہر ایک کی پُکار سُنتا ہے۔ تیرا شُکر ہو کہ تُو ہمارے ساتھ روٹی توڑتا ہے۔ اَے باپ تیرا شُکر ہو کہ ہر اِتوار ہم تیرا کلام سُن سکتے ہیں۔ جب ہمیں ہمّت افزائی کی ضرورت ہوتی ہے ہم تیرے کلام کو پڑھ سکتے ہیں۔ تو ہمارے گناہوں کی معافی اور مغفرت کی علامت کے طور پر اور اس قربانی کی یادگاری کے طور پر جو تیرے بیٹے نے ہماری خاطر دی ہمیں اپنے کھانے پر ہمیں بلاتا ہے۔

ہمارے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تیرا شُکر ہو، تیرا رُوح جو کچھ ہمیں عنایت کرتا ہے اس کے لئے تیرا شُکر ہو۔ صرف تیرا رُوح ہی ہمارا رہنما ہو جو ہمیں بتاتا ہے ہمیں کہاں جانا چاہیے؟ جو ہمیں تیری باتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا کرتا ہے اور ضرورت کے وقت تیرا کلام ہمارے ذہنوں میں ڈالتا ہے۔

رُوئے زمین پر ہر بنی نوع اِنسان کے لئے تیری محبت کا شُکریہ۔ تیرا شُکر ہو کہ تُو ہر شخص کو جانتا ہے۔ خواہ ہم امیر ہیں یا غریب۔ کسی بھی نسل یا رنگ کے ہیں، تُو سب سے بِلا اِمتیاز پیار کرتا ہے۔

تیرا شُکر ہو کہ تیرا پیار لامحدود ہے۔ تیرا شُکر ہو اور اَب مَیں جان گیا ہوں۔ اَے خُدا تیرا شُکر ہو۔ مَیں تیرا شُکر اَدا کر سکتا ہوں اس کے لئے مَیں تیرا شُکر ادا کرنا چاہتا ہوں۔ فضل کی کٹائی کی شُکر گزاری۔ خُدا کی دی ہوئی تمام تر اچھی چیزوں کی شُکر گزاری کا دِن ہے۔

آیئے اس کو اپنی ذات تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ یہ شُکر گزاری کرنے والے دُوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے۔

اَے خُدا تیرا شُکر ہو۔ مَیں تیرا شُکر ادا کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں شُکر ادا کرسکتا ہوں۔ زبور 7:26 آیت:

"تاکہ شُکر گزاری کی آواز بلند کروں

اور تیرے سب عجیب کاموں کو بیان کروں۔"

ہالینڈ چرچ

انڈر کیئر آف بشپ اے، ووِلتھئیس